

## 1807- کیا لاعلاج مریض کی توبہ صحیح ہے؟

### سوال

ایک شخص بہت گنہگار ہے، اور اسے خطرناک قسم کی بیماری لاحق ہوگئی علاج کی بہت سی کوشش کی لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا، ڈاکٹروں نے اسے لاعلاج قرار دے دیا ہے، اور اب وہ اپنے کیے پر نادم ہے اور توبہ کرنا چاہتا ہے تو کیا اس کی توبہ صحیح ہے، حالانکہ اسے وہ ایسی مہلک بیماری کا شکار ہے جس سے شفا یابی کی امید ہی نہیں؟

### پسندیدہ جواب

جی ہاں اپنی زندگی سے ناامید ہونے والے شخص کی توبہ صحیح ہے، چاہے وہ کسی مہلک اور لاعلاج بیماری کا شکار ہو، مثلاً سرطان، یا اپنے آپ کو قتل کے لیے پیش کرنے کی بنا پر، مثلاً اس شخص کی طرح جس نے اپنے آپ کو قصاص کے لیے پیش کر دیا ہو، حتیٰ کہ اگر جلاد نے اس کے سر پر تلوار بھی سونت لی ہو، اور شادی شدہ زانی جو رجم کا مستحق ہو، چاہے اسے رجم کرنے کے لیے پتھر بھی جمع کیے جا چکے ہوں تو اس کی بھی توبہ صحیح ہوگی کیونکہ اللہ تعالیٰ انسان کی توبہ اس وقت تک قبول کرتا ہے جب تک اس کی روح نکلنے وقت غرغہ شروع نہیں ہوتا۔ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿توبہ تو ان لوگوں کے لیے ہے جو جہالت میں برائی کر لیتے ہیں پھر قریب سے ہی توبہ کرتے ہیں، انہی لوگوں کی اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرماتا ہے، اور اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے﴾۔

اور قریب سے ہی توبہ کر لینے کا معنی یہ ہے کہ وہ موت سے قبل توبہ کرتے ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے بعد فرمایا ہے:

﴿اور ان لوگوں کی توبہ نہیں جو برائیاں کرتے رہتے ہیں اور جب موت آجاتی ہے تو وہ کہتا ہے میں نے اب توبہ کی﴾۔

لیکن توبہ کے لیے پانچ شرطوں کا ہونا ضروری ہے:

اخلاص، اپنے کیے پر ندامت، فوری طور پر اس فعل کو ترک کرنا، آئندہ اس فعل کو نہ کرنے کا عزم کرنا، اور توبہ اس وقت میں کی جائے جب توبہ قبول ہوتی ہے، یعنی موت یا مغرب سے سورج طلوع ہونے سے قبل۔